اللہ تعالیٰ کی مدد مطلوب ہے تو

دینِ حق کی مدد کیجیے!

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"

(محمد : ٧)

"(حق تعالیٰ فرماتے ہیں :) ایمان والو، اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے (تو) وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔"

اللہ کی مدد کرنے کے معنی، اس کے دینِ اسلام کے غلبہ اور اشاعت کے لیے کوشش کرنے کے ہیں۔ کوشش کے معنی "نعرہ بازی" یا صرف دھواں دھار تقریریں نہیں ہیں، اصل مقصد یہ ہے کہ دین کو عملاً برپا کرنے کے لیے منظم سعی وجہد، بساط بھر اسلامی معاشرہ اور انفرادی اخلاق و کردار کا عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ نیز یہ کہ اس راہ میں جتنی اور جیسی کچھ مشکلات پیش آئیں، نہ صرف ان کو خندہ پیشانی سے قبول کیا جائے، بلکہ اگر اس راہ میں جان و مال لٹانا پڑے تو بھی لٹا دیا جائے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ــــ الاٰیۃ !" (الصف: ١٠، ١١)

"اے ایمان والو! تمہیں ایسا کاروبار نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے چھٹکارا دے (وہ یہ کہ) تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو!"

مال و جان سے ایک جہاد تو یہ ہے کہ اگر لڑائی کا وقت آ جائے تو راہِ حق میں مال خرچ کرے، اور گردن کٹانا پڑے تو بھی دریغ نہ کرے ــــ اس کی دوسری نوعیت یہ

ہے کہ نظامِ مالیات ہو یا جسم و جان کی کوئی بات، سب کچھ کتاب وسنّت کی تعلیمات پر مبنی ہو ــــ جہاں یہ سماں ہوگا وہاں اللہ تعالیٰ کی نصرت ضرور ہی شاملِ حال ہوگی، جسے دیکھ کر بندۂ مسلم جھوم اٹھے گا! ــــ قرآنِ مجید میں ہے :

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ" (الرّوم : ۴۷)

"ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے، وہ ان کے پاس دلائل لے کر آئے (مگر انھوں نے ان کو جھٹلایا) تو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا، جو مجرم تھے ــــ (اصل بات یہ ہے کہ) اہلِ ایمان کی مدد کرنا ہمارے ذمہ تھی"

چنانچہ جن لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے نظامِ حیات کو ترتیب دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی خصوصی نصرت فرمائی۔ اور جو تیس مار خاں ان کے لیے وجہِ عذاب بنے رہے، اللہ نے خود ہی ان سے انتقام لیا ــــ کیوں نہ ہو، حق تعالیٰ فرماتے ہیں :

"وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ" (الحج : ۴۰)

"اللہ تعالیٰ ضرور ہی اس کی مدد فرمائے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا ــــ اللہ تعالیٰ قوت والا بھی ہے اور غالب بھی!"

شرط یہ ہے کہ اللہ کا خوف دل میں ہو اور خلوص کے ساتھ منکرینِ حق کے خلاف میدان میں اتر آئیں ــــ فرمایا، ایسی صورت میں ہم خود تمہارے ہاتھوں تمہارے دشمنوں کو رسوا کریں گے اور تمہارے دل کو ٹھنڈا کریں گے :

"فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ" (التّوبۃ : ۱۳-۱۴)

"اگر تم ایمان رکھتے ہو، تو اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرو۔ ان لوگوں سے لڑو، اللہ تعالیٰ تمہارے ہی ہاتھوں ان کو سزا دے گا، انھیں رسوا کرے گا،

ان پر تمہیں فتح عطا فرمائے گا اور مسلمانوں کے کلیجوں کو ٹھنڈا کرے گا!"

—— فرمایا: جو حق کو جھٹلاتے ہیں، ہم مسلمانوں کو نصرت عطا کر کے منکرین کا بیڑا غرق کر ڈالتے ہیں:

"وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ" (الانبیآء: ۷۷)

"اور ہم نے ان کا بدلہ لے لیا، ایسے لوگوں سے جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا —— بے شک وہ لوگ بہت ہی بُرے تھے، سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا!"

جو لوگ ہزار مشکلات اور اذیتوں کے باوجود حق کا ساتھ نہیں چھوڑتے، اللہ تعالےٰ یقیناً ان کی مدد فرماتا ہے:

"وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا - الاٰية!" (الانعام: ۳۴)

"آپؐ سے قبل کئی رسول جھٹلائے گئے، سو انھوں نے اپنے اس جھٹلانے اور اذیتوں پر صبر کیا تو ہماری مدد ان کے شامل حال ہو گئی!"

دوسرے مقام پر فرمایا:

"حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا —— الاٰية!" (یوسف: ۱۱۰)

"یہاں تک کہ جب پیغمبرؑ مایوس ہو گئے، اور انھوں نے خیال کیا کہ (اپنی نصرت کے بارے جو بابت انھوں نے کہی تھی، اس میں وہ) غلطی کھا گئے، تو (اتنے میں) ہماری مدد آن پہنچی!"

یقین کیجیے، اللہ جب مدد فرماتا ہے تو ان منصورین پر کوئی غالب نہیں آسکتا:

"اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ —— الاٰية!" (اٰلِ عمران: ۱۶۰)

"اور اگر وہی ساتھ چھوڑ دے، تو پھر کوئی اور مدد کرنے پر قادر بھی نہیں:

"وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ - (اٰلِ عمران: ۱۶۰)

— واقعہ یہ ہے کہ فتح ہے ہی صرف وہ، جو اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتی ہے:

"وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" (آلِ عمران : ۱۲۶)

—— اصلی اور سچا دوست بھی وہی ہے اور بہترین مددگار بھی وہی :

"بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ" (آلِ عمران : ۱۵۰)

لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور تائید صرف ان کو حاصل ہوتی ہے، جو اللہ کے دین کی مدد میں مخلص، کتاب وسنّت کے حامل اور صبر وثبات کا نمونہ ہوتے ہیں۔

دورِ حاضر میں مسلم عموماً پریشان ہیں —— دشمنانِ دین کے ہاتھوں بھی اور مدعیانِ اسلام کے ہاتھوں بھی! —— مگر افسوس، اکثر مسلمان دکھ دین کے نام پہ سہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی زندگی کے شب و روز ننگِ دین ہوتے ہیں۔ دین کے صرف نام پہ دکھ سہنا کوئی معنی نہیں رکھتا، جب تک زندگی اسلام کا نمونہ نہ ہو۔

دنیا کا یہ میدان، ابتلاء اور محن کا میدان ہے۔ جب جان پر بن جاتی ہے تو کوئی کسی کے کام نہیں آتا، اگر آتا ہے تو وہی جس سے کوئی نسبت ہوتی ہے۔ —— دینِ حق اور اللہ رب العزت سے جن کا تعلق گہرا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے ان وفاشعار دوستوں کو کبھی بھی بے یارومددگار نہیں چھوڑتا —— ان کی مدد کرتا ہے اور کامیاب مدد فرماتا ہے —— ہاں پہلے آپ اس حیثیت سے اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ نصرتِ الٰہی کے حق دار ہیں بھی یا نہیں؟ اگر ہیں تو پھر ہمت نہ ہاریئے، اللہ کی نصرت بس آئی سو آئی —— ان شاء اللہ!

احبابِ جماعت سے تعمیرِ مدرسہ میں تعاون کی اپیل

مکرمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہمارے گاؤں میں کوئی مدرسہ نہ تھا، اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے مدرسہ حفظ القرآن کا اجراء کیا ہے تاکہ ہمارے مقامی وبیرونی طلباء تحفیظ القرآن سے مستفید ہو سکیں۔ ہمارے مدرسہ کے دو کمرے بغیر چھت کے ہیں اور تعلیم میں سخت رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ مخیر احباب جماعت سے اپیل ہے کہ تعمیرِ مدرسہ کی تکمیل میں تعاون فرما کر اپنا گھر جنت میں بنائیں، تخمینہ خرچ ایک لاکھ کے برابر ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ!

اپیل کنندہ: حکیم خورشید احمد ناظم اعلیٰ مدرسۃ السلفیۃ لتحفیظ القرآن الکریم

چک ۹/ L - ۱۶۵ تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال